بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22/ اگست 2025ء (۲۲/ ظہور ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی سیرت کے حوالے سے جنگوں یا غزوات کے ضمن میں ذکر ہو رہا تھا۔ اِسی ضمن میں آج غزوۂ حنین کا کچھ ذکر کروں گا۔ یہ غزوہ شوال آٹھ ہجری میں، حنین جو مکّے سے قریباً ۲۶/ کلومیٹر کے فاصلے پر مکّہ اور طائف کے درمیان ایک بستی ہے اِس جگہ پر ہوا تھا۔ اِس غزوہ میں شامل بڑا قبیلہ ہوازن تھا، اِس لیے اِس کو غزوۂ ہوازن بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے اِس کو غزوۂ اوطاس بھی کہا ہے کیونکہ دشمن کی فوج کا ایک حصّہ حنین سے بھاگ کر اوطاس نامی وادی میں چلا گیا تھا اور مسلمانوں نے وہاں پہنچ کر دشمن کو شکست دی تھی، اِس لیے بعض نے یہ نام دیا ہے۔ جبکہ اکثر مصنّفین نے سریّہ اوطاس کا الگ ذکر کیا ہے۔

غزوۂ حنین کا ذکر قرآنِ کریم میں اِس طرح ہے کہ ”یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور (خاص طور پر) حنین کے دن بھی، جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبّر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آسکی اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اِس نے ان لوگوں کو عذاب دیا، جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔ پھر اِس کے بعد بھی اللہ جس پر چاہے گا، توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔“

اِس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب مکّہ فتح ہو گیا اور اُس وقت تک عرب کے بڑے بڑے قبائل یا اسلام لے آئے یا آنحضرتؐ کی اطاعت میں چلے آئے، لیکن مکّے کے قریب ہی بسنے والے بنو ہوازن اور بنو ثقیف جو کہ

نہایت سر کش اور جنگجو قبائل تھے اُنہوں نے نہ صرف یہ کہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ اُن کے سر دار جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) نے مکّے سمیت عرب کے بعض قبائل کو مطیع و فرمانبر دار بنالیا ہے، اب وہ یقیناً ہماری طرف پیش قدمی کریں گے، اِس لیے بہتر ہو گا کہ قبل اِس کے کہ وہ ہماری طرف بڑھیں، ہم خود اِن پر حملہ آور ہو جائیں۔ اور یہ بھی کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کا واسطہ ابھی تک اناڑی لوگوں سے پڑا ہے، ہمارے ساتھ ابھی تک اُن کا واسطہ نہیں پڑا۔

بنو ہوازن کے ساتھ قبیلہ ثقیف، نصر اور جشم کے تمام جنگجو افراد جمع ہو گئے۔ قبیلہ سَعد بن بکر اور بنو ہلال میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو ہوازن نے دراصل اِس سے بہت پہلے ہی مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری شروع کر دی تھی، کیونکہ جب اُنہوں نے دیکھا کہ محمد (ﷺ) آہستہ آہستہ یہود سمیت دوسرے قبائل کو اپنے تابع کرتے چلے جارہے ہیں، تو اُن کو فکر لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ بت پرستی ختم ہو جائے اور محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں سمیت سب پر غالب آ جائیں۔ اِس لیے ضروری ہے کہ اُن کا راستہ روکا جائے۔ چنانچہ اِس کے لیے اُنہوں نے تیاری شروع کر دی اور عُروہ بن مسعود کی قیادت میں ایک وفد اُردن کے شہر جُرش کی طرف بھیجا، تاکہ وہاں سے اسلحہ اور جنگی ہتھیار وغیرہ لے کر آئے۔

بنو ہوازن کی اِن تیاریوں کا علم اِس طرح ہوا کہ جب آنحضرتؐ نے فتح مکّہ کے لیے مدینہ سے مکّہ روانگی کا ارادہ فرمایا، تو آپؐ نے ہراول دستے کے طور پر کچھ لوگوں کو لشکر کے آگے آگے روانہ کر دیا، اِس ہراول دستے نے بنو ہوازن کے ایک شخص کو گرفتار کر لیا، جو کہ ایک جاسوس تھا اور ہوازن کی طرف سے مسلمانوں پر نظر رکھنے کے لیے پھر رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اِس سے پوچھا اور اچھی طرح پوچھ گچھ کی تو اِس نے بتایا کہ بنو ہوازن نے بہت سی فوج جمع کی ہے اور بنو ثقیف کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے اور بھاری ہتھیار اور اسلحہ کے لیے جُرش کی طرف وفد بھیجا ہے۔

بنو ہوازن اِنہی تیاریوں میں تھے کہ مکّہ بغیر کسی خاص مزاحمت کے بآسانی فتح ہو گیا، جس کی وجہ سے ہوازن نے اپنی طاقت کے غرور میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم خود محمد (ﷺ) اور اِن کے ساتھیوں کے مقابلہ کے لیے نکلیں، اور جیسا کہ اُن کا زُعم تھا کہ ہم ہیں جو مسلمانوں کو مغلوب کر کے اِن کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ اُن سب قبائل نے قبیلہ ہوازن کے سردار تیس سالہ جوان، مالک بن عوف کو اپنا سپہ سالار اور سردار بنایا اور ۲۰/ ہزار کا لشکر تیار ہو کر حنین کی طرف بڑھنے لگا۔

بنو ہوازن کے سردار مالک بن عوف نے اِس جنگ کی تیاری کے لیے ایک ایسا قدم اُٹھایا، جو عرب کی تاریخ میں شاید ہی پہلے کسی نے اُٹھایا ہو، اور وہ یہ کہ سپہ سالار نے ہر قبیلے کے ہر فرد کو یہ حکم دیا کہ وہ لڑائی کے

لیے اپنے گھر سے اکیلے نہیں نکلے گا، بلکہ اپنے بیوی بچے، یہاں تک کہ اپنے مال مویشی سب کچھ ساتھ لے کر نکلے۔ اور اِس سے اِس کا مقصد یہ تھا کہ اُس کے لشکر کا ہر سپاہی جان توڑ کر مردانہ وار جنگ کرے گا۔

اِس جنگ میں بنو جشم کے ایک بوڑھے سردار دُرَید بن صِمہّ کے لڑائی سے روکنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جب مالک بن عوف کے ساتھ لوگ اپنے اموال، اپنی عورتوں، اپنے بیٹوں کو لے کر اوطاس کی وادی میں پہنچ کر وہاں خیمہ زن ہو گئے تو بوڑھے دُرَید بن صِمہّ نے مالک بن عوف کی حکمتِ عملی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں لڑائی نہیں آتی، اے ہوازن کے گروہ! اللہ کی قسم! یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ یہ شخص تمہاری عورتوں کو بے عزت کر دے گا اور یہ شخص تم کو دشمن کے حوالے کر کے خود ثقیف کے قلعوں میں جا کر چھپ جائے گا۔ پس! تم واپس لَوٹ جاؤ اور اِس کو چھوڑ دو۔ یوں اِس نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اِس پر مالک نے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ اے ہوازن کے گروہ! اللہ کی قسم! تمہیں میری اطاعت کرنا پڑے گی، ورنہ مَیں اپنا سارا بوجھ اِس تلوار پر ڈال کر اِس کو اپنے سینے سے پار کر دوں گا یعنی خودکشی کر لوں گا۔ بنو ہوازن نے آپس میں مشورہ کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم! اگر ہم نے مالک کی نافرمانی کی تو وہ اپنے آپ کو مار دے گا، حالانکہ وہ نوجوان ہے۔ تو پھر ہم دُرَید کے ساتھ باقی رہ جائیں گے اور وہ بوڑھا ہے اور اِس کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کی جاسکتی، تم مالک کے ساتھ اتفاق کر لو، چنانچہ یہی ہوا۔ مالک نے دُرَید سے پوچھا کہ کیا اِس کے علاوہ کوئی اور بھی رائے ہے؟ تو اُس نے جو رائے دی اس سے اتفاق کرتے ہوئے مالک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ گھاٹیوں اور وادیوں کے دامن میں چھپ جائیں، پہلا حملہ ہی یکبارگی سے کر دیں تاکہ اسلامی لشکر کو شکست دے سکو۔

آنحضرتؐ کو بنو ہوازن کی تیاری کی خبر پہنچی تو آنحضرتؐ نے قبائل ہوازن کے لشکر کے حالات کے جائزہ کیلئے حضرت عبد اللہ بن ابو حدردؓ کو بھجوایا تھا وہ اِن ہوازن کے لوگوں کے لشکر میں داخل ہو گئے اور اُن میں چل پھر کر ہر قسم کی معلومات جمع کیں، وہ ایک یا دو دن اُن میں ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو ساری خبر دی، آنحضرتؐ نے مجبوراً مقابلے کی تیاریاں کیں۔

آنحضرتؐ نے بنو ہوازن سے مقابلے کے لیے، مکّے سے روانگی سے قبل، جائزہ لیا، تو متوقع جنگ کے لحاظ سے اسلامی فوج کے پاس سامانِ جنگ بہت کم تھا۔ اِس کمی کو پورا کرنے کے لیے آپؐ نے مکّے کے مالدار رئیس صفوان بن اُمیّہ، جو اُس وقت تک ابھی مشرک ہی تھا، اُس سے کچھ ہتھیار بطور قرض مانگے۔ اِسی طرح آپؐ نے اپنے چچازاد بھائی نوفل بن حارث سے بھی تین ہزار نیزے مستعار لیے اور فرمایا کہ مَیں تیرے اِن نیزوں کو دشمن کی پُشت میں دھنستا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ کے اِس فرمان میں یہ خبر تھی کہ دشمن شکست کھا کر بھاگے گا اور بھاری جانی نقصان اُٹھائے گا۔ اِسی طرح ابنِ ابی ربیعہ سے بھی کچھ اسلحہ مستعار لیا۔

نبی اکرمؐ کے اخلاقِ فاضلہ کی جھلک قابلِ غور ہے کہ آپؐ نے مکّہ فتح کر لیا تھا، اب یہ ایک مفتوح قوم تھی، اور جنگی دستور اور رواج کے مطابق فاتح ہی مفتوح قوم کے اموال کا مالک ہوا کرتا ہے۔ لیکن اب جب جنگ کے لیے ہتھیاروں کی ضرورت پڑی، تو ایک ایک ہتھیار اُدھار لیا گیا، اور اِس وعدے کے ساتھ کہ ہم جتنے ہتھیار لے رہے ہیں، اُتنے ہی واپس کریں گے۔ اِسی طرح ابو جہل کے سوتیلے بھائی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے آپؐ نے تیس، چالیس ہزار دِرہم قرض لیا۔ روایت میں ہے کہ یہ فتح مکّہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔

حضور انور نے اِس حوالے سے تصریح فرمائی کہ ممکن ہے آپؐ نے مختلف ضروریات کے لیے یہ رقم قرض کے طور پر لی ہو، جس میں مالی معاونت اور دیّتوں کی ادائیگی بھی شامل ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ واللہ اعلم! اعلم۔ اس کی باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ نماز کے بعد مَیں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہے مکرم خواجہ مختار احمد صاحب بٹ ولد خواجہ عبد الرحمٰن صاحب آف سیالکوٹ۔ مرکزی سطح پر آپ بطور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن اور کافی سال دار القضاء ربوہ میں بطور قاضی بھی خدمت بجالاتے رہے۔ قضاء میں اِن کے ساتھ مَیں نے بھی کچھ عرصہ کام کیا ہے، بڑے صائب الرّائے تھے اور بڑے عاجز انسان تھے۔ اور خلافت سے اِن کا تعلق تو ہمیشہ سے تھا اور بعد میں تو میرے ساتھ بھی بڑا تعلق رہا۔ ۲۰۰۲ء میں یہ کینیڈا منتقل ہو گئے تھے، وہاں ریجنل امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

دوسرا ذکر ہے، سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب کا، یہ انڈیا کی ہیں۔ یہ بھی گذشتہ دنوں ۷۵ر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی والدہ تھیں۔ بطور جماعتی نمائندہ یہ یہاں انگلستان میں آئے ہوئے تھے، پیچھے اِن کی والدہ کی وفات ہو گئی، اِس لیے یہ اُن کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔ اِن کے چھوٹے بیٹے شبیر احمد صاحب بھی معلّم سلسلہ ہیں، اِسی طرح اِن کی بیٹی بھی مبلغِ سلسلہ جبّار صاحب کی اہلیہ ہیں۔ باقی دو بیٹے بھی جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ کافی خدمت گزار خاندان ہے۔ خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت قاضی محمد اکبر بھٹی صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہوا۔ بہت دیندار اور نماز روزہ کی پابند تھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔